Aqa ka Mahina (Volume 2)

Mulana Muhammad Ilyas Attar Qadri (Damat Barkatuhumul Aaliya)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

عاشقِ دُرودو سلام کا مقام

حضرتِ سیِّدُ نا شیخ ابو بکر شبلی رَحْمَۃُ اللّٰہ تعَالٰی علیہ ایک روز بغداد مُعلّٰی کے جیّد عالم حضرتِ سیِّدُ نا ابو بکر مُجاہد علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد کے پاس تشریف لائے۔ حضرت سیِّدُ نا ابو بکر مجاہد علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد نے فوراً کھڑے ہوکر اُن کو گلے لگالیا اور پیشانی چوم لی، پھر بڑی تعظیم کے ساتھ اپنے پاس بٹھالیا۔ حاضرین نے حضرتِ سیِّدُ نا ابو بکر مجاہد علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد سے عرض کیا، کہ آپ اور اہلِ بغداد آج تک اِنہیں دیوانہ کہتے رہے ہیں مگر آج ان کی اِس قدر تعظیم کیوں؟ حضرتِ سیِّدُ نا ابو بکر مُجاہد علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد نے جواب دیا کہ میں نے یوں ہی ایسا نہیں کیا، الحمدُللّٰہ آج رات میں نے خواب میں یہ ایمان افروز منظر دیکھا کہ حضرت سیِّدُ نا ابو بکر شبلی رَحْمَۃُ اللّٰہ تعَالٰی علیہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے تو سرکارِ دو عالم، نورِ مجسّم، شاہِ بنی آدم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم نے کھڑے

ہوکر ان کو سینے سے لگا لیا اور پیشانی کو بوسہ دے کر اپنے پہلو میں بٹھا لیا۔ میں نے عرض کیا، یارسولَ اللہ! شبلی پر اِس قدر شفقت کی وجہ؟ اللہ عزَّوَجلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے (غیب کی خبر دیتے ہوئے) فرمایا کہ یہ ہر نماز کے بعد یہ آیت پڑھتا ہے، لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ اوراس کے بعد مجھ پر دُرُود پڑھتا ہے۔ (جذبُ القُلُوب اردو ص ۲۷۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سبز پرچہ

اَمیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا عُمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک مرتبہ شعبانُ المُعَظَّم کی پندرہویں (۱۵) شب عبادت میں مصروف تھے۔ سر اُٹھایا تو ایک "سبز پرچہ" ملا جس کا نُور آسمان تک پھیلا ہوا تھا، اُس پر لکھا تھا، "ھٰذِہٖ بَرَاءَۃٌ مِّنَ النَّارِ مِنَ الْمَلِکِ الْعَزِیْزِ لِعَبْدِہٖ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِیْزِ" یعنی خدائے مالِک و غالِب اللہ عزَّوَجلَّ کی طرف سے یہ "جہنَّم کی آگ سے بَرَاءَت نامہ" ہے جو اُس کے

بندے عمر بن عبد العزیز کو عطا ہوا ہے۔" (تفسیر روحُ البیان ج۸ ص ۴۰۲ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

سُبْحٰنَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

اِس حِکایت میں جہاں اَمیرُ المُؤمنین سَیِّدُ ناعُمر بن عبدُ العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظیم فضیلت کا اظہار ہے وَہیں شبِ براءت (برا۔ءَت) کی عظمت وشرافت کا ظُہور بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ یہ مُبارَک شب جہنّم کی بھڑکتی آگ سے بَراءَت (یعنی چھٹکارا) پانے کی رات ہے اِسی لئے اِس رات کو "شبِ بَراءَت" کہا جاتا ہے۔ یہ عظیم رات ہی کیا، بلکہ سارے کا سارا شَعبان ہی بَرکتوں اور رَحمتوں کی کان ہے، اِسکی عظمت وشان کے بیان کیلئے تو اتنا ہی کافی ہے کہ

آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا مہینہ

رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا شعبانُ المعظّم کے بارے میں فرمانِ مُکَرَّم ہے،

"شعبان میرا مہینہ ہے اور رَمضان اللہ کا مہینہ ہے۔"

(الجامعُ الصّغیر رقم الحدیث ۴۸۸۹ ص ۳۰۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

شعبان کی تجلِّیات وبَرَکات

لفظ "شعبان" میں پانچ حُروف ہیں، ش، ع، ب، ا، ن۔ سیِّدُنا غوثِ اعظم، محبوبِ سُبحانی، قِندیل نورانی، شیخ عبدُ القادِر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانی نَقْل فرماتے ہیں، "**ش** سے مُراد شَرَف یعنی بُزُرگی، **ع** سے مراد عُلُوّ یعنی بُلندی، **ب** سے مُراد **بِر** یعنی بھلائی و اِحسان، **ا** سے مُراد **اُلفت** اور **ن** سے مُراد **نور** ہے تو یہ تمام چیزیں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اِس مہینے میں عطا فرماتا ہے، یہ وہ مہینہ ہے جس میں نیکیوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، بَرَکات کا نُزُول ہوتا ہے، خطائیں تَرک کردی جاتی ہیں اور گُناہوں کا کَفّارہ ادا کیا جاتا ہے، اور خیرُ البَرِیَّہ سیِّدُ الوَریٰ جنابِ محمدِ مُصطَفٰی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم پر دُرُود پاک کی کثرت کی جاتی ہے، اور یہ نبیِّ مُختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم پر دُرُود بھیجنے کا مہینہ ہے۔" (غُنیۃُ الطّالبین ج ١ ص ٢٤٦ مطبوعہ دار احیاء التُّراث العربی بیروت)

صَحابۂ کِرام کا جذبہ علیہم الرضوان

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، "ماہِ شعبان کا چاند نظر

آتے ہی صَحابۂ کرام علیہم الرضوان تلاوتِ قرانِ پاک میں مشغول ہوجاتے، اپنے اَموال کی زکوٰۃ نکالتے تاکہ کمزور و مسکین لوگ ماہِ رَمضان کے روزوں کے لئے تیاری کرسکیں، حُکّام قیدیوں کوطَلَب کرکے جس پر ''حد'' (سزا) قائم کرنا ہوتی اُس پر حد قائم کرتے بقیہ کو آزاد کردیتے، تاجر اپنے قرضے ادا کردیتے، دوسروں سے اپنے قرضے وُصُول کرلیتے۔ (یوں ماہِ رَمضانُ المبارک کا چاند نظر آنے سے قبل ہی اپنے آپ کو فارِغ کرلیتے) اور رَمضان شریف کا چاند نظر آتے ہی غُسل کرکے (بعض حضرات) اعتِکاف میں بیٹھ جاتے۔'' (غُنیۃ الطالبین ج۱ ص۲۴۶)

موجودہ مُسلمانوں کا جذبہ

سُبحٰنَ اللّٰہِ عزّوَجلّ! پہلے کے مُسلمانوں کوعِبادت کا کس قدر ذوق ہوتا تھا! مگر افسوس! آج کل کے مُسلمانوں کوزیادہ ترحُصُولِ مال ہی کا شوق ہے۔ پہلے کے مَدَنی سوچ رکھنے والے مسلمان مُتبرِک ایّام میں ربُّ الانام عزّوَجلّ کی زیادہ سے زیادہ عبادت کرکے اُس کاقُرب حاصِل کرنے کی کوششیں کرتے تھے اور آج کل کے مُسلمان مُبارک اَیّام خُصُوصاً ماہِ رَمضان شریف میں دنیا کی

ذلیل دولت کمانے کی نئی نئی ترکیبیں سوچتے ہیں۔ اللہ عزَّوَجَلَّ اپنے بندوں پر مہربان ہو کر نیکیوں کا اَجر وثواب خوب بڑھا دیتا ہے۔ لیکن بد نصیب لوگ رَمَضانُ المبارَک میں اپنی اشیاء کا بھاؤ بڑھا کر اپنے ہی مسلمان بھائیوں میں لوٹ مار مچا دیتے ہیں۔

اے خاصَۂِ خاصانِ رُسُل وَقتِ دُعا ہے
اُمّت پہ تِری آکے عَجَب وَقت پڑا ہے
فَریاد ہے اے کِشتیٔ اُمّت کے نگہباں
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے دِلوں کے چَین، سرورِ کونَین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم ماہِ شعبان میں کثرت سے روزے رکھنا پسند فرماتے۔

نَفْلی روزوں کا پسندیدہ مہینہ

حضرتِ سَیِّدُنا عبد اللہ بن ابی قَیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے کہ اُنہوں نے اُمُّ الْمُؤمِنِین سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدِّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا، میرے سرتاج،

صاحبِ معراج اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کا پسندیدہ مہینہ شَعبانُ المُعَظَّم تھا کہ اس میں روزے رکھا کرتے پھر اسے رَمَضانُ المبارَک سے ملا دیتے۔

(ابو داؤد ج۲ ص۳۱۹ رقم الحدیث ۲۴۳۱ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

حضرتِ سَیِّدُنا اُسامہ بن زَید رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں، ''میں نے عرض کیا، یارسولَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم میں دیکھتا ہوں کہ جس طرح آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم شَعْبان میں روزے رکھتے ہیں اس طرح کسی بھی مہینے میں نہیں رکھتے۔'' فرمایا، ''رَجَب اور رَمَضان کے بیچ میں یہ مہینہ ہے، لوگ اِس سے غافِل ہیں، اِس میں لوگوں کے اَعمال اللہ ربُّ الْعٰلَمِین عَزَّوَجَلَّ کی طرف اُٹھائے جاتے ہیں۔ اور مجھے یہ محبوب ہے کہ میرا عَمَل اِس حال میں اُٹھایا جائے کہ میں روزہ دار ہُوں۔'' (نَسائی رقم الحدیث ۲۳۵۳ ج۴ ص۲۰۷ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں کہ رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وَصلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم شعبان سے زیادہ کسی مہینے میں روزے نہ رکھا کرتے بلکہ پُورے شَعْبان ہی کے روزے رکھ لیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے کہ اپنی اِستِطاعت کے

مطابق عمل کرو کہ اللہ عزّوجلّ اُس وقت تک اپنا فضل نہیں روکتا جب تک تم اُکتا نہ جاؤ۔" (صحیح البخاری ج ۲ ص ۲۹۸ رقم الحدیث ۱۹۷۰ مطبوعہ دارالفکر بیروت)

پورے شعبان کے روزے رکھنا سنّت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پورے شَعبانُ المُعَظَّم کے روزے رکھنا سنّتِ مُبارَکہ ہے جیسا کہ بُخاری شریف کی روایت میں گزرا اس لئے ہو سکے تو ہر سال ورنہ زندگی میں کم از کم ایک بار پورے ماہِ شَعبانُ المُعَظَّم کے روزے رکھ کر اِس سُنّت پر بھی عَمل کر لینا چاہئے۔

تِری سُنّتوں پہ چل کر مِری رُوح جب نکل کر
چلے تم گلے لگانا مَدَنی مدینے والے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

مرنے والوں کے نام

حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، "تاجدارِ رِسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پورے شَعبان کے روزے رکھا کرتے تھے۔ فرماتی ہیں،" کہ میں نے عرض کی، "یارسولَ اللہ عزّوجلّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم "کیا سب مہینوں میں

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک زیادہ پسندیدہ شعبان کے روزے رکھنا ہے؟'' تو محبوبِ ربُّ الْعِباد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اللہ عزَّوَجلَّ اس سال مرنے والی ہر جان کو لکھ دیتا ہے اور مجھے یہ پسند ہے کہ میرا وقتِ رُخصت آئے اور میں روزہ دار ہُوں۔''

(مُسندِ ابو یعلیٰ ج ٤ ص ٢٧٧ رقم الحدیث ٤٨٩٠ مطبوعہ دارُ الکتب العلمیة بیروت)

بھلائیوں والی راتیں

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، میں نے نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم علیہ اَفضلُ الصَّلوٰۃِ وَ التَّسلیم کو فرماتے ہوئے سنا، اللہ عزَّوَجلَّ (خاص طور پر) چار راتوں میں بھلائیوں کے دروازے کھول دیتا ہے۔ (۱) بقرعید کی رات (۲) عیدُ الفِطر کی رات (۳) شعبان کی پندرہویں رات کہ اس رات میں مرنے والوں کے نام اور لوگوں کا رِزق اور (اِس سال) حج کرنے والوں کے نام لکھے جاتے ہیں۔ (٤) عَرَفہ (نو ذُوالحِجّہ) کی رات۔ اذانِ (فجر) تک۔

(الدر المنثور ج٧ ص ٤٠٢ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

نازُک فیصلے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پندرہ شَعبانُ الْمُعَظَّم کی رات کتنی نازُک ہے! نہ جانے قسمت میں کیا لکھ دیا جائے، آہ! بعض اوقات بندہ غفلت میں پڑا رہ جاتا ہے اور اُس کے بارے میں کچھ کا کچھ ہو چکا ہوتا ہے۔ چُنانچِہ "غُنیَۃُ الطّالِبین" میں ہے،

"بَہُت سے کفن دُھل کر تیّار رکھے ہوتے ہیں مگر کفن پہننے والے بازاروں میں گھوم پھر رہے ہوتے ہیں، بَہُت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ اُن کی قبریں کُھدی ہوئی تیّار ہوتی ہیں مگر اُن میں دَفن ہونے والے خوشیوں میں مَست ہوتے ہیں۔ بَہُت سے لوگ ہنس رہے ہوتے ہیں حالانکہ اُن کی ہلاکت کا وَقت قریب آچکا ہوتا ہے۔ بَہُت سے مکانات کی تعمیر کا کام مکمَّل ہونے والا ہوتا ہے مگر مالِک مکان کی موت کا وَقت بھی قریب آچکا ہوتا ہے۔" (غُنیَۃُ الطّالِبین ج۱ ص۲۵۱)

آگاہ اپنی موت سے کوئی بَشَر نہیں
سامان سَو برس کا ہے پَل کی خبر نہیں

گناہگاروں پر کرم

سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رِوایت ہے حُضُور سراپا نور، فیض گنجور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا، ''میرے پاس جبریئل (علیہ السلام) آئے اور کہا یہ شعبان کی پندرھویں رات ہے اسمیں اللہ تعالیٰ جہنّم سے اِتنوں کو آزاد فرماتا ہے جتنے بَنی کلب کی بکریوں کے بال ہیں مگر کافِر اور عداوت والے اور رِشتہ کاٹنے والے اور (ٹخنوں سے نیچے) کپڑا لٹکانے والے اور والدین کی نافرمانی کرنے والے اور شراب کے عادی کیطرف نَظَرِ رَحمت نہیں فرماتا۔

(شُعَبُ الاِیمان ج۳ ص۳۸۳ رقمُ الحدیث مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

حضرتِ سَیِّدُنا امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عُمر ابنِ زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جو رِوایَت نَقل کی اُسمیں قاتِل کا بھی ذِکر ہے۔

(مُسنَدِ امام اَحمد ج۲ ص۵۸۹ رقم الحدیث ۶۶۵۳ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

حضرتِ سَیِّدُنا مُرّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایَت ہے، تاجدارِ رِسالت، سراپا رَحمت، محبوبِ ربُّ العِزّت عزّوجلّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا، اللہ عزّوجلّ شعبان

کی پندرھویں شب میں تمام زمین والوں کو بخش دیتا ہے سوائے کافر اور عداوت والے کے۔ (المتجر الرابح ص ۳۷۶ رقم الحدیث ۷۶۹ مطبوعہ دار خضر بیروت)

حضرتِ داوٗد علیہ السَّلام کی دعا

امیر المؤمنین حضرتِ مولیٰ مشکل کُشا سیّدنا علیُّ المرتضیٰ شیرِ خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم پندرھویں شَعبانُ المُعظّم کی رات اکثر باہر تشریف لاتے۔ ایک بار اسی طرح شبِ براءت میں باہر تشریف لائے اور آسمان کی طرف نظر اٹھا کر فرمایا، "ایک مرتبہ اللہ کے نبی حضرتِ سیّدنا داوٗد علیٰ نبیّنا وعلیہ الصلوٰۃ والسّلام نے پندرھویں شَعبان کی رات آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور فرمایا، یہ وہ وقت ہے کہ اس وقت میں جس شخص نے جو بھی دُعا اللہ عزّوجلّ سے مانگی اُسکی دُعا اللہ عزّوجلّ نے قبول فرمائی اور جس نے مغفرت طلب کی اللہ عزّوجلّ نے اسکی مغفرت فرمادی بشرطیکہ دُعا کرنے والا عُشّار (یعنی ظلماً ٹیکس لینے والا)، جادوگر، کاہن، نُجُومی، (ظالم) پولیس والا، حاکم کے سامنے چُغلی کھانے والا، گویا اور باجا بجانے والا نہ ہو، پھر یہ دعا کی اَللّٰھُمَّ رَبَّ دَاوٗدَ اغْفِرْ لِمَنْ دَعَاكَ فِیْ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ اَوِ اسْتَغْفَرَكَ فِیْھَا یعنی

اے اللہ عزَّوَجل! اے داؤد (علیہ السَّلام) کے رب جو اس رات میں تجھ سے دعا کرے یا مغفِرت طَلَب کرے تو اُس کو بَخش دے۔" (ماثبت بِا لسُّنَّۃِ ص ۳۵۴)

محرُوم لوگ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شبِ بَرَاءَت بے حد اَہَم رات ہے کہ کوئی نہیں جانتا کہ اس کی قسمت میں کیا لکھ دیا گیا۔ لہٰذا کسی صورت سے بھی اِس رات کو غفلت میں نہیں گزارنا چاہئے اس رات خُصوصیّت کے ساتھ رَحمتوں کی چَھما چھم بارِشیں ہوتی ہیں۔ اِس مُبارَک رات میں اللہ تبارَک وَ تعالیٰ "بنی کلب" کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ اُمّتیوں کی مغفِرت فرماتا ہے۔ کتابوں میں لکھا ہے کہ "قبیلۂِ بنی کَلب" قبائلِ عَرَب میں سب سے زیادہ بکریاں پالتا تھا۔ آہ! کچھ بدنصیب ایسے بھی ہیں جن پر اِس شبِ بَرَاءَت یعنی چھٹکارا پانے کی رات بھی نہ بخشے جانے کی وَعید ہے چُنانچہ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں (۱) شراب کا عادی (۲) زِنا کا عادی (۳) ماں باپ کا نافرمان (۴) قَطعِ تعلُّق کرنے والا (۵) فِتنہ باز (۶) چُغل خور کی اس رات بخشش نہیں۔ ایک روایت

میں فتنہ باز کی جگہ تصویریں بنانے والا آیا ہے۔ (مُکاشفۃُ القُلوب ص ٣٠٤ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت) اِسی طرح کاہن، جادوگر، تکبُّر کے ساتھ پاجامہ یا تہبند ٹخنوں کے نیچے لٹکانے والے، دو مُسلمانوں کے درمیان پُھوٹ ڈلوانے والے، اور کسی مُسلمان سے کِینہ رکھنے والے پر بھی اِس رات مغفِرت کی سعادت سے محرومی کی وعید ہے، چُنانچہ تمام مُسلمانوں کو چاہئے کہ مُتذکّرہ گناہوں میں سے اگر مَعَاذَ اللّٰہ کسی گُناہ میں مُلوَّث ہوں تو وہ اِس شبِ بَراءت کے آنے سے پہلے ہی سچّی توبہ کرلیں اور تمام مُعامَلات صاف کرلیں۔

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، عظیمُ البَرَکت، مُجدِّدِ دین و ملّت، پروانۂ شمعِ رِسالت مولٰینا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے اپنے ایک اِرادتمند کو مکتوب شریف روانہ کیا جس کا مضمون مِن وعَن پیش کیا جاتا ہے۔

پیامِ امامِ اہلسنت رضی اللہ تعالٰی عنہ

شبِ بَراءت قریب ہے، اس رات تمام بندوں کے اَعمال حضرتِ عزّت عزّوجلّ میں پیش ہوتے ہیں۔ مولا عزّوجلّ بطفیلِ حضُورِ پُرنور، شافِعِ یومُ النُّشور، علیہ افضل

الصلوٰۃ والسلام مسلمانوں کے ذُنوب (گناہ) مُعاف فرماتا ہے مگر چند ان میں وہ دو مسلمان جو باہم دُنیوی وجہ سے رَنجش رکھتے ہیں فرماتا ہے، اِن کو رہنے دو۔ جب تک آپس میں صُلح نہ کرلیں۔ ایک دوسرے کے حُقوق ادا کردیں یا مُعاف کرالیں کہ بِاِذنِہٖ تعالیٰ حُقوقُ العِباد سے صَحَائفِ اَعمال (یعنی اعمالنامے) خالی ہو کر بارگاہِ عزّت عزّوجلّ میں پیش ہوں۔ حُقوقِ مولیٰ تعالیٰ کے لئے توبہ صادِقہ کافی ہے۔ التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ (یعنی گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اُس نے گناہ کیا ہی نہیں) ایسی حالت میں بِاِذنِہٖ تعالیٰ ضرور اس شب میں اُمّیدِ مغفِرتِ تامّہ (تام۔مہ) ہے بشرطِ صحّتِ عقیدہ ۔ وَھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْم ۔ یہ سنّتِ مُصالَحتِ اِخوان (یعنی بھائیوں میں صُلح کروانا) ومعافیِ حُقوق بِحَمْدِہٖ تعالیٰ یہاں سالہائے دراز سے جاری ہے۔ اُمّید ہے کہ آپ بھی وہاں کے مسلمانوں میں اِجراء کرکے مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ لَا یَنْقُصُ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَیْءٌ (یعنی جو اسلام میں اچھی راہ نکالے اُس کیلئے اِس کا ثواب ہے اور قیامت تک جو اس پر عمل کریں

ان سب کا ثواب ہمیشہ اسکے نامۂ اعمال میں لکھا جائے بغیر اس کے کہ ان کے ثوابوں میں کچھ ن آئے۔) کے مِصداق۔اور اِس فقیر کیلئے عفو و عافیتِ دارین کی دُعا فرمائیں۔فقیر آپ کے لئے دُعا کرتا ہے اور کرے گا۔(ان شاءَ اللّٰہ عزّوجلّ)

سب مسلمانوں کو سمجھا دیا جائے کہ وہاں نہ خالی زبان دیکھی جاتی ہے نہ نفاق پسند ہے۔صُلح و مُعافی سب سچے دل سے ہو۔والسلام

فقیر احمد رضا قادری ازبریلی

پندرہ شعبان کا روزہ

حضرتِ سَیِّدُنا علیُّ المُرتضیٰ کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے مَروی ہے کہ نبیِ کریم، رؤف رّحیم علیہ افضلُ الصّلوٰۃ والتّسلیم کا فرمانِ عظیم ہے، "جب پندرہ شعبان کی رات آئے تو اس میں قیام (یعنی عبادت) کرو اور دن میں روزہ رکھو۔بے شک اللہ تعالیٰ غروبِ آفتاب سے آسمانِ دنیا پر خاص تجلّی فرماتا اور کہتا ہے، "ہے کوئی مجھ سے مغفرت طلب کرنے والا کہ اُسے بخش دوں! ہے کوئی روزی طلب کرنے والا کے اُسے روزی دوں! ہے کوئی مُصیبت زدہ کہ اُسے عافیت عطا کروں! ہے

کوئی ایسا! ہے کوئی ایسا! اور یہ اُس وقت تک فرماتا ہے کہ فجر طلوع ہو جائے۔"

(سُنن ابن ماجہ ج ۲ ص ۱۶۰ رقم الحدیث ۱۳۸۸ مطبوعہ دار لمعرفۃ بیروت)

فائدے کی بات

شبِ بَراءَت میں اعمال نامے تبدیل ہوتے ہیں لہٰذا ممکن ہو تو چودھویں شَعبانُ الْمُعَظَّم کو بھی روزہ رکھ لیا جائے تاکہ اَعمال نامے کے آخِری دن میں بھی روزہ ہو۔ ۱۴ شَعْبان کو عَصر کی نماز پڑھ کر مسجِد میں نَفلی اعتِکاف کی نیّت سے ٹھہرا جائے تاکہ اعمالنامہ تبدیل ہونے کے آخری لمحات میں مسجِد کی حاضِری اور اعتِکاف لکھا جائے۔

مغرب کے بعد چھ نوافِل

معمولاتِ اَولیائے کِرام رَحِمَہُمُ اللہ سے ہے کہ مغرِب کے فَرض وسُنَّت وغیرہ کے بعد چُھ رَکعت نَفْل (نَف۔ل) دو دو رَکعت کر کے ادا کئے جائیں۔ پہلی دو رَکعتوں سے پہلے یہ نیّت کریں، یا اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی بَرَکت سے درازیٔ عُمر بالْخَیر عطا فرما"۔ اِس کے بعد دو رَکعت میں یہ نیّت

کریں، ''یا اللہ عزّوجلّ ان کی بَرَکت سے بلاؤں سے حِفاظت فرما'' اور اس کے بعد والی دو رکعتوں کیلئے یہ نیت کریں، ''یا اللہ عزّوجلّ ان کی بَرَکت سے اپنے سِوا کسی کا مُحتاج نہ کر'' ہر دو رکعت کے بعد اکیس بار قُل ھُوَ اللہُ اَحَد (پوری سُورت) یا ایک بار سُورۂ یاسین شریف پڑھیں بلکہ ہو سکے تو دونوں ہی پڑھ لیں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایک اسلامی بھائی یاسین شریف بُلند آواز سے پڑھیں اور دوسرے خاموشی سے سُنیں۔ اِس میں یہ خیال رکھیں کہ دوسرا اِس دَوران زبان سے یاسین شریف بلکہ کچھ بھی نہ پڑھے۔ اِن شاءَ اللہ عزّوجلّ رات شروع ہوتے ہی ثواب کا اَنبار لگ جائے گا۔ ہر بار یاسین شریف کے بعد ''دُعائے نصفِ شعبان'' بھی پڑھیں۔ (یہ دعا آخری صفحے میں مُلاحظہ فرمائیں)

سگِ مدینہ کی اِلتجائیں

الحمدللہ سگِ مدینہ (راقم الحُروف) کا سالہا سال سے شبِ بَراءَت میں اُوپر بتائے ہوئے طریقے کے مطابق چھ نوافل و تلاوت کا معمول ہے۔ مغرب کے بعد کی جانے والی یہ عبادت نَفلی ہے۔ فرض و واجب نہیں اور مغرِب کے بعد نوافل

وتلاوت کی شرِیعت میں کہیں مُمانعت بھی نہیں لہٰذا مُمکن ہوتو تمام اسلامی بھائی اپنی اپنی مساجِد میں اِس کا اہتمام فرمائیں اور ڈھیروں ثواب کمائیں۔ اسلامی بہنیں اپنے اپنے گھر میں یہ اَعمال بجالائیں۔

سال بھر جادو سے حِفاظت

شَعبانُ الْمُعَظَّم کی پندرہویں رات بیری (یعنی بیر کے دَرَخت) کے سات پتّے پانی میں جوش دیکر (جب نہانے کے قابل ہوجائے تو) غُسل کریں اِن شَاءَ اللّٰہُ الْعزیز عَزَّوَجَلَّ تمام سال جادو کے اَثر سے محفوظ رہیں گے۔

(اسلامی زندگی ص ۱۱۳ مکتبۂ اسلامیہ لاہور)

شبِ براءَت اور قبروں کی زیارت

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، میں نے ایک رات سرورِ کائنات شاہِ مَوجودات صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کو نہ دیکھا تو بقیعِ پاک میں مجھے مِل گئے۔ آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے مجھ سے فرمایا، کیا تمہیں اِس بات کا ڈر تھا کہ اللہ اور اُس کا رسول عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم تمہاری حق تلفی کریں

گے۔میں نے عرض کیا، یارسول اللہ عزّوجلّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم! میں نے خیال کیا تھا کہ شاید آپ ازواجِ مطہّرات (مُ۔طَہ۔ہَرات) میں سے کسی کے پاس تشریف لے گئے ہوں گے۔تو آقائے دوجہان، رحمتِ عالمیان، مدینے کے سُلطان صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا، ''بیشک اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں رات آسمانِ دُنیا پر تجلّی فرماتا ہے، پس قبیلۂ بنی کلب کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ گنہگاروں کو بخش دیتا ہے۔''

(ترمذی ج۲ص۱۸۳ رقم الحدیث ۷۳۹ مطبوعہ دارالفکر بیروت)

قبر پر موم بتیاں جلانا

شبِ براءت (بَ۔را۔ءَت) میں اسلامی بھائیوں کا قبرستان جانا سُنّت ہے (اسلامی بہنوں کو شرعاً اجازت نہیں) قبروں پر موم بتّیاں نہیں جلاسکتے، ہاں اگر تلاوت وغیرہ کرنا ہو تو ضرورۃً اُجالا حاصل کرنے کے لئے قبر سے ہٹ کر موم بتّی جلاسکتے ہیں، اِسی طرح حاضرین کو خوشبو پہنچانے کی نیّت سے قبر سے ہٹ کر اگربتّیاں جلانے میں حرج نہیں۔مزاراتِ اَولیاء رحمہم اللہ پر چادر چڑھا

نا اور اُس کے پاس چَراغ جلانا جائز ہے کہ اس طرح لوگ مُتوجّہ ہوتے اور ان کے دلوں میں عظمت پیدا ہوتی اور وہ حاضر ہوکر اِکتساب (اِک۔ تِ۔ سابِ) فیض کرتے ہیں۔ اگر اَوْلِیاء اور عوام کی قبریں یکساں رکھی جائیں تو بَہُت سارے دینی فوائد خَتْم ہوکر رہ جائیں۔

آتَشبازی کا مُوجِد کون؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شبِ بَراءَت جہنّم کی آگ سے بَراءَت یعنی چُھٹکارا پانے کی رات ہے۔ مگر آج کل کے مُسلمانوں کو نہ جانے کیا ہوگیا ہے کہ وہ آگ سے چُھٹکارا حاصل کرنے کے بجائے خود پیسے خَرچ کرکے اپنے لئے آگ یعنی آتَشبازی کا سامان خریدتے ہیں اور اِس طرح خوب آتَشبازی چلاکر اِس مقدّس رات کا تقدُّس پامال کرتے ہیں۔ ''اسلامی زندگی'' میں حکیمُ الاُمّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنّان فرماتے ہیں، ''آتَشبازی نَمرود بادشاہ نے اِیجاد کی جبکہ اس نے حضرتِ ابراہیم خلیلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو آگ میں ڈالا اور آگ گلزار ہوگئی تو

اُس کے آدمیوں نے آگ کے انار بھر کر ان میں آگ لگا کر حضرتِ خلیلُ اللہ علیہ السلام کی طرف پھینکے۔" (اسلامی زندگی ص ۶۳)

آتَشبازی حرام ھے

افسوس! آتَشبازی کی ناپاک رُسم اب مُسلمانوں میں زور پکڑتی جارہی ہے، مسلمانوں کا کروڑہا کروڑ روپیہ ہر سال آتَشبازی کی نذر ہو جاتا ہے اور آئے دِن یہ خبریں آتی ہیں کہ فُلاں جگہ آتَشبازی سے اِتنے گھر جل گئے اور اِتنے آدمی جل کر مر گئے وغیرہ وغیرہ۔ اِس میں جان کا خطرہ، مال کی بربادی اور مکان میں آگ لگنے کا اندیشہ ہے۔ پھر یہ کام اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی بھی ہے۔ حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنّان فرماتے ہیں، "آتَشبازی بنانا، بیچنا، خریدنا اور خریدوانا، چلانا اور چلوانا سب حرام ہے۔" (اسلامی زندگی ص ۶۳)

تجھ کو شعبانِ معظّم کا خُدایا واسطہ
عزوجل و صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم
بخش دے ربِّ محمّد تو مری ہر اِک خطا

دعائے نصف شعبان المعظم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ يَا ذَا الْمَنِّ وَلَا يُمَنُّ عَلَيْهِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا ذَا
الطَّوْلِ وَالْاِنْعَامِ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ ظَهْرُ اللَّاجِيْنَ وَجَارُ
الْمُسْتَجِيْرِيْنَ وَاَمَانُ الْخَائِفِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ كَتَبْتَنِيْ
عِنْدَكَ فِيْ اُمِّ الْكِتٰبِ شَقِيًّا اَوْ مَحْرُوْمًا اَوْ مَطْرُوْدًا اَوْ مُقَتَّرًا
عَلَيَّ فِي الرِّزْقِ فَامْحُ اللّٰهُمَّ بِفَضْلِكَ شَقَاوَتِيْ وَحِرْمَانِيْ وَطَرْدِيْ
وَاقْتِتَارَ رِزْقِيْ وَاَثْبِتْنِيْ عِنْدَكَ فِيْ اُمِّ الْكِتٰبِ سَعِيْدًا مَّرْزُوْقًا
مُّوَفَّقًا لِّلْخَيْرَاتِ فَاِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ فِيْ كِتَابِكَ الْمُنَزَّلِ
عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكَ الْمُرْسَلِ يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ
اُمُّ الْكِتٰبِ ۝ اِلٰهِيْ بِالتَّجَلِّي الْاَعْظَمِ فِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَهْرِ
شَعْبَانَ الْمُكَرَّمِ الَّتِيْ يُفْرَقُ فِيْهَا كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ وَّيُبْرَمُ
اَنْ تَكْشِفَ عَنَّا مِنَ الْبَلَاءِ وَالْبَلْوَآءِ مَا نَعْلَمُ وَمَا لَا نَعْلَمُ وَ
اَنْتَ بِهٖ اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا۔

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اے اِحسان کرنے والے کہ جس پر احسان نہیں کیا جاتا! اے بڑی شان وشوکت والے! اے فضل وانعام والے! تیرے سوا کوئی معبود نہیں تُو پریشان حالوں کا مددگار، پناہ مانگنے والوں کو پناہ اور خوفزدوں کو امان دینے والا ہے، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اگر تو اپنے یہاں اُمُّ الْکِتاب (یعنی لوحِ مَحفوظ) میں مجھے شقی (یعنی بد بخت) محروم، دُھتکارا ہوا اور رِزق میں تنگی دیا ہوا لکھ چکا ہو تو اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اپنے فضل سے میری بدبختی، مَحرومی، ذِلّت اور رِزْق کی تنگی کو مٹا دے اور اپنے پاس اُمُّ الْکِتاب میں مجھے خوش بَخْت، رِزق دیا ہوا اور بھلائیوں کی توفیق دیا ہوا ثبت فرما دے۔ کہ تُو نے ہی تیری نازِل کی ہوئی کتاب میں تیرے ہی بھیجے ہوئے نبی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زبان پر فرمایا اور تیرا فرمانا حق ہے ''اللہ جو چاہے مٹاتا ہے اور ثابت کرتا ہے اور اصل لکھا ہوا اسی کے پاس ہے۔'' (کنزالایمان) خدایا عَزَّوَجَلَّ! تجلّیِ اعظم کے وسیلہ سے جو نصفِ شَعبانُ الْمُکَرَّم کی (پندرھویں) رات میں ہے کہ جس میں بانٹ دیا جاتا ہے ہر حکمت والا کام اور اٹل کر دیا جاتا ہے۔ (یا اللہ!) مصیبتوں اور رنجشوں کو ہم سے دور فرما کہ جنہیں ہم جانتے اور نہیں بھی جانتے جبکہ تو انہیں سب سے زیادہ جاننے والا ہے۔ بے شک تُو سب سے بڑھ کر عزیز اور عزّت والا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم پر اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے آل واصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر دُرُود وسلام بھیجے۔ سب خوبیاں سب جہانوں کے پالنے والے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں۔